وہی اول وہی آخر

از

رئیس احمد اشبري

(عنوان)

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اول و آخر کہنا کیسا؟ کیا علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شعر کفریہ یا شرکیہ ہے؟)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمدا و مصلیا و بعد

((((علمی امانت کا ثبوت دیں))))

علامہ اقبال رحمہ اللہ ایک عظیم مفکر، شاعر، اور فلسفی تھے، جنہوں نے امتِ مسلمہ کو بیداری اور اتحاد کا پیغام دیا۔ ان کی شاعری قرآن و سنت سے ماخوذ ہے اور عشقِ رسول ﷺ میں ڈوبی ہوئی ہے۔ جو لوگ علامہ اقبال رحمہ اللہ پر شرک یا غلط عقائد کا الزام لگاتے ہیں، علامہ اقبال کی شاعری عشقِ رسول ﷺ سے لبریز ہے۔ ان کی مشہور نظم "لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنا میری" اور ان کے دیگر اشعار رسول اللہ ﷺ کی محبت اور امت کے درد کی ترجمانی کرتے ہیں۔ اقبال نے واضح طور پر فرمایا:

"کی محمد سے وفا تُو نے تو ہم تیرے ہیں

یہ جہاں چیز ہے کیا، لوح و قلم تیرے ہیں"

یہ اشعار ظاہر کرتے ہیں کہ اقبال کا عقیدہ توحید اور محبتِ رسول ﷺ پر مبنی ہے۔

شرک کے الزامات کی حقیقت

اقبال رح کوئی معصوم شخصیت نہیں مگر اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ ان پر شرک کے الزامات لگائے جائے بلکہ شرک کا فتویٰ دینا ایک سنگین معاملہ ہے، جو بغیر علم اور تحقیق کے نہیں دیا جا سکتا۔ اقبال رحمہ اللہ نے ہمیشہ اللہ کی توحید، اسلام کی عظمت، اور رسول اللہ ﷺ کی شان بیان کی ہے۔ ان کی شاعری کو سیاق و سباق سے ہٹ کر سمجھنا یا اس کی غلط تاویلات کرنا علمی خیانت ہے۔

اقبال کے ناقدین کے لیے نصیحت

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ

(ترجمہ: اور اس بات کے پیچھے نہ پڑو جس کا تمہیں علم نہیں۔)

(سورۃ الاِسراء: 36)

اقبال رح پر تنقید کرنے والے افراد کو چاہیے کہ وہ ان کی زندگی، خدمات، اور تحریروں کو مکمل تحقیق کے ساتھ

علمائے کرام کی آراء

بہت سے جید علمائے کرام نے اقبال رحمہ اللہ کے ایمان، عقیدے، اور اسلامی خدمات کی تعریف کی ہے۔ علامہ اقبال کو امت مسلمہ کا فکری رہنما مانا گیا ہے، اور ان کی فکر نے مسلمانوں کو بیداری کی طرف مائل کیا۔ نقد کرنا کوئی غلط بات نہیں ہے مگر الزامات اور نقد میں زمین اور آسمان کا فرق ہے

اقبال رحمہ اللہ پر شرک کا فتویٰ لگانے والے دراصل ان کی تعلیمات اور خدمات کو سمجھنے میں ناکام رہے ہیں۔ ایسے افراد کو چاہیے کہ وہ جذباتی الزامات لگانے کے بجائے تحقیق اور دیانتداری کے ساتھ اقبال کی تحریروں کا مطالعہ کریں۔ اقبال رح کی خدمات امت مسلمہ کے لیے ایک روشن چراغ ہیں، اور ان پر الزام لگانے کی بجائے ان کے پیغام کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔

طالب دعا رئیس احمد اشبري

اللہ تعالیٰ کی صفات حی, سمیع. اور, بصیر ہیں، اور اگر کسی انسان کو حی (زندہ) سمیع (سننے والا)، یا بصیر (دیکھنے والا) کہا جائے تو یہ اللہ کی صفات کے برابر ہرگز نہیں سمجھا جاتا۔ انسان کی یہ صفات محدود اور اللہ کی عطا کردہ ہیں، جبکہ اللہ کی صفات کامل اور لامحدود ہیں۔ وہی شخص جاہل ہوگا جو انسان کی ان صفات کو اللہ کے برابر سمجھے۔ اسی طرح جب نبی اکرم ﷺ کو اول اور آخر کہا جائے، تو یہ ان کی شان نبوت کے دائرے میں ہے اور اللہ کے اول اور آخر ہونے کے برابر نہیں۔ اگر کوئی ان الفاظ کو شرک سمجھتا ہے، تو اسے انسان کے حی، سمیع، اور بصیر ہونے کو بھی شرک کہنا چاہیے، کیونکہ یہ صفات بھی اللہ کی ہیں۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ صفات میں خالق اور مخلوق کے فرق کو نہ سمجھنا جہالت اور غلط فہمی ہے۔

شعر

نگاہ عشق و مستی میں وہی اول، وہی آخر

وہی قرآن، وہی فرقاں، وہی یٰسین، وہی طٰہٰ

یہ مشہور شعر علامہ اقبال رح کی گہری روحانی فکر کی عکاسی کرتا ہے، جو نبی اکرم ﷺ کی ذات کو کائنات کی ابتدا، انتہا، اور مرکز مانتی ہے۔ اس شعر کے اندر علامہ نے نبی اکرم ﷺ کی شان کو قرآن، حدیث اور فلسفیانہ انداز میں پیش کیا ہے۔

یہ شعر نبی اکرم ﷺ کی شان رسالت، ان کی حقیقت نورانی، اور ان کے مقام کو بیان کرتا ہے۔ اول اور آخر کے الفاظ قرآن و حدیث سے ماخوذ ہیں، جو اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ہیں۔ لیکن یہاں اقبال نے عشق رسول ﷺ کی روشنی میں اس کی وضاحت کی ہے۔

نگاہ عشق و مستی

نگاہ عشق وہ نظر ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ کے تعلق کو دیکھتی ہے۔

نگاہ مستی وہ نظر ہے جو روحانی معرفت اور عشق رسول ﷺ میں غرق ہے۔

اقبال کے مطابق، عشق کے مقام پر رسول اللہ ﷺ ہی کائنات کی ابتدا اور انتہا ہیں۔

اول اور آخر کی وضاحت قرآن اور حدیث کی روشنی میں

آپ ﷺ کا اول ہونا کے کئی معنی ہے

((((((باعتبار اول تخلیقی نور))))

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں

اول ما خلق اللہ نور نبیک یا جابر

ترجمہ اے جابر سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کے نور کو پیدا فرمایا

مصنف عبدالرزاق، شرح الزرقانی علی المواہب

آپ ﷺ کی حقیقت نورانی سب سے پہلے پیدا ہوئی، جیسا کہ حدیث میں آیا

سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا کیا

مشکوۃ المصابیح، کتاب الفضائل

(((((باعتبار اول نبی))))

کنتُ نبیًّا و آدم بین الماء والطین

ترجمہ: میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم علیہ السلام پانی اور مٹی کے درمیان تھے۔

اس حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے اپنی نبوت کی حقیقت کو بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ کی نبوت کا آغاز تخلیقِ کائنات سے پہلے ہی ہو چکا تھا۔ یہ حدیث اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ آپ ﷺ کی نبوت سب انبیاء علیھم السلام سے پہلی اور اولیٰ ہے

یہ حدیث مختلف کتب احادیث میں روایت ہوئی ہے، جیسے مسند احمد اور جامع ترمذی۔
ایک اور روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
كنت أول النبيين في الخلق وآخرهم في البعث
ترجمہ میں تخلیق میں سب سے پہلے اور بعثت میں سب کے آخر میں ہوں
معجم الاوسط للطبرانی
(((اول شافع محشر)))
انا سيد ولد آدم يوم القيامة، وأول من ينشق عنه القبر، وأول شافع، وأول مشفع.
ترجمہ: میں قیامت کے دن تمام انسانوں کا سردار ہوں، سب سے پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر کھولی جائے گی، سب سے پہلا شفاعت کرنے والا ہوں، اور سب سے پہلا ہوں گا جس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔"
یہ حدیث صحیح مسلم (2278) اور دیگر کتبِ احادیث میں موجود ہے۔
((((((پہلے قبر مبارک سے اٹھایا جائے گا-))))))
قیامت کے دن سب سے پہلے نبی اکرم ﷺ کو قبر سے اٹھایا جائے گا۔ اس میں بھی آپ ﷺ اول ہے اور یہ آپ ﷺ کی فضیلت اور مقام کا اظہار ہے کہ آپ ﷺ قیامت کے دن تمام مخلوقات کے لیے رہنمائی فرمائیں گے۔
((((اول شافع وأول مشفع))))
2: قیامت کے دن آپ ﷺ سب سے پہلے شفاعت کریں گے اس میں آپ اول ہو اور آپ ﷺ کی شفاعت سب سے پہلے قبول کی جائے گی۔ اس میں بھی آپ ﷺ اول ہو اور یہ مقام اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو عطا فرمایا ہے مگر یہ اللہ جیسا اول نہیں کہ جس کی ابدء نہیں بلکہ اللہ کے لئے جو اول صفت مستعمل ہے اس کے معنی وہ اول کہ جس کی ابتداء نہیں اور وہ آخر جس کی انتہاء نہیں
ان احادیث مبارکہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا اول ہونا بہت سارے معنی میں سے سمجھا جا سکتا ہے جیسے اول تخلقی نور، اور نبی، اور شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم اور بہت سارے پہلوں ہے جن میں آقا علیہ السلام اول

ہے کہ آپ کو معراج مبارکہ، رویت باری تعالی، سے مشرف فرمایا گیا۔

(((آپ ﷺ کا آخر ہونا)))

آپ ﷺ آخری نبی ہیں، جن کے بعد نبوت کا دروازہ ہمیشہ کے لیے

بند ہوگیا۔ قرآن فرماتا ہے

ما کان محمد أبا أحد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین

محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں

سورۃ الاحزاب

آپ ﷺ کی نبوت کو خاتم النبیین قرار دیا گیا، جو نبوت کی تکمیل اور اختتام ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

بعثت إلى الناس کافۃ، وختم بی النبیون

ترجمہ مجھے تمام انسانوں کے لیے مبعوث کیا گیا اور میرے ذریعے انبیاء کا سلسلہ ختم کیا گیا

صحیح مسلم

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا

کتب اللہ مقادیر الخلائق قبل أن یخلق السماوات والأرض بخمسین ألف سنۃ، وعرشہ علی الماء، وکتب فی الذکر کل شیء وذکر اسمی فیہ خاتم النبیین

ترجمہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کی تخلیق سے پچاس ہزار سال پہلے تمام مخلوقات کی تقدیریں لکھ دیں، اور لوح محفوظ میں میرا نام خاتم النبیین لکھا گیا

صحیح مسلم

غلط فہمی کا ازالہ :-اگر کسی کو ان میں سے کسی ایک اول کی ثبوت کی دلیل پر اعتراض ہو تو ممکن ہے کہ اس میں کوئی ایسا حوالہ ہو جو آپ کی نظر میں روایت مقبول نہ ہو مگر اس کا مطلب یہ نہیں ایک روایت کو رد کرو گے تو باقی ساری رد ہو جائے گی پھر یہ علمی خیانت ہے اس لئے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اول ہونے کے ثبوت میں مختلف

جہت سے دلائل پیش کئے تاکہ شک وشبہ کا ازالہ ہو حضور ﷺ کے اول شافع ہونے میں کم سے کم کوئی اختلاف نہیں ہے کم سے کم یہ سمجھ کر اول کہنے میں کوئی قباحت نہ رہی اور آپ ﷺ کو آخر سمجھنا تو فرض وواجب ہے اس طرح کہ وہ خاتم النبین ہے

اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کیا خوب فرماتے ہیں

سب بشارت کی اذاں تھے تم اذاں کا مدعا ہو

سب تمہاری ہی خبر تھے تم مؤخر بتدا ہو

تصوف اور فلسفہ اقبال کی روشنی میں

اقبال کے نزدیک کائنات میں اگر کوئی ہستی ہر پہلو سے کامل ہے تو وہ نبی اکرم ﷺ ہیں۔ آپ ﷺ زمان ومکان کی قید سے آزاد ہیں، اور ہر دور میں رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔

اول سے مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ کی حقیقت کائنات کی تخلیق سے بھی پہلے موجود تھی۔

آخر سے مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ نبوت کے اختتام کے ساتھ انسانیت کے لیے دائمی رہنما ہیں۔

اقبال کا یہ نظریہ تصوف کے حقیقت محمدیہ کے تصور سے جڑا ہوا ہے، جو کہتا ہے کہ آپ ﷺ کائنات کے مرکز و محور ہیں۔

خلاصہ کلام اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے عشق رسول ﷺ اور دلائل حقہ کی بنیاد پر نبی اکرم ﷺ کو کائنات کا اول اور آخر کہا، اور اس بات کو قرآن وحدیث اور فلسفیانہ دلائل سے ثابت کیا۔ آپ ﷺ کی ذات ہی کائنات کی ابتدا ہے اور آپ ہی اس کا اختتام۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کو قرآن، فرقان، یٰسین، اور طٰہٰ کہا گیا، جو آپ کی عظمت کو واضح کرتا ہے۔ یہ شعر نبی اکرم ﷺ کی شان اور مقام کو سمجھنے کے لیے ایک عظیم فکر پیش کرتا ہے اور عشق رسول ﷺ کو مزید گہرا کرتا ہے